ماہنامہ

دوآب

ISSN : 2306 - 6563

VOLUME 10 | ISSUE 03 | MARCH 2025

جدید تعلیم ہی مہذب معاشرے کی بنیاد ہے

پروفیسر ڈاکٹر مُختار احمد

چیئرمین ہائیر ایجوکیشن کمیشن پاکستان

ماہنامہ دوآب کے لئے خصوصی انٹرویو

TARA SEEDS | IS SEEDS

TG-4557

بہاریہ مکئی کا سنگل کراس ہائبرڈ

- دانوں اور سائیلج کی بھرپور پیداواری صلاحیت
- فصل 110 سے 115 دن میں پک کر تیار
- گرمی برداشت کرنے کی بہترین صلاحیت

بہاریہ مکئی کی زیادہ پیداوار کیلئے تارا کراپ سائنسز کا کراپ پروگرام

UAN:+92-42-111-22-33-88
Web: www.taragroup.com.pk

ماہنامہ
دوآب

سرپرستِ اعلیٰ
پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس
وائس چانسلر یونیورسٹی آف سرگودھا

سرپرست
پروفیسر ڈاکٹر میاں غلام یسین
پرو وائس چانسلر یونیورسٹی آف سرگودھا

مُدیرِ اعلیٰ
پروفیسر ڈاکٹر اِعجاز رسُول نُورکا
چئیرمین پلانٹ بریڈنگ اینڈ جینیٹکس یُونیورسٹی آف سرگودھا

مُدیرِ مُنتظم
ڈاکٹر خالد حمید
چئیرمین تارا گرُوپ

مجلسِ مُشاورت

- پروفیسر ڈاکٹر محمد علی تمغہ امتیاز، ستارہ امتیاز ۔وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی لاہور
- پروفیسر ڈاکٹر سید دلنواز احمد گردیزی، سابق وائس چانسلر جامعہ کوٹلی، یونیورسٹی آف آزاد جموں کشمیر
- پروفیسر ڈاکٹر سائرہ اظہر، ڈین فیکلٹی آف فارمیسی، اقراء یونیورسٹی ، کراچی
- پروفیسر ڈاکٹر احمد رضا بلال، ڈائریکٹر اورک یونیورسٹی آف سرگودھا
- ڈاکٹر جاوید احمد، چیف سائنٹسٹ / ڈائریکٹر گندم، ایوب زرعی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ، فیصل آباد
- پروفیسر ڈاکٹر عمیر ارشد باجوہ، چئیر مین فوڈ سائنسز، جی سی یونیورسٹی فیصل آباد
- ڈاکٹر محمد راشد قریشی، آئی سپشلسٹ و پروگریسیو فارمر القاسم باغ، ڈیرہ غازی خان

مجلسِ اِدارت

- محمد مِٹھل جسکانی، سابق پروفیسر، سندھ ایگریکلچر، یونیورسٹی ٹنڈو جام ، سندھ
- ڈاکٹر صائمہ ہاشم ۔انوائرمنٹ سپشلسٹ ، ورلڈ بینک پشاور، خیبر پختوانخواہ
- ڈاکٹر شاداب شوکت، لسبیلہ یونیورسٹی آف ایگریکلچر، واٹر اینڈ میرین سائنسز لسبیلہ ، بلوچستان
- امتیاز علی ۔ڈپٹی ڈائریکٹر ایگریکلچر، سکردو، گلگت بلتستان
- ڈاکٹر ضیاءالدین خان محسود، ساؤتھ وزیرستان
- ڈاکٹر سمیرا مقصود، اسسٹنٹ پروفیسر، کوہسار یونیورسٹی مری ، پنجاب
- عبدالمجید رامے۔ جنرل منیجر مارکیٹنگ ، تارا گروپ

کمپوزنگ: شمس جیلانی | ڈیزائننگ و پرنٹنگ : فلو جو انٹرنیشنل Ph:042-35875938-9 | ڈیزائنر: عُثمان مَلک

تمام تحریریں وسیع تر قومی مفاد، زرعی شعور اور معاشرتی پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لئے شائع کی جاتی ہیں، تاہم ادارے کا کسی تحریر یا صاحب تحریر کے خیالات اور نظریات سے متفق ہونا ضروری نہیں۔

اداریہ ! "صوفی"

روایات میں ہے کہ صوفی اونی لباس پہنے والے کو کہا جاتا تھا، کچھ کا خیال ہے کہ لفظ صوفی بھی یونانی زبان سے آیا ہے۔ اکثر کا خیال ہے کہ صوفی وہ شخص ہوتا ہے جس میں استغراق اور نہ ہی فراق کی کیفیت ہوتی ہے بلکہ ہمیشہ ساتھ کی کیفیت ہوتی ہے۔ یعنی اللہ سبحانہ تعالیٰ کے ساتھ اسی طرح صوفی دنیاوی طمع، جمع منع اور چمع سے ماورا ہوتا ہے نہ وہ دنیاوی لالچ ، مادی خواہشات کے پیچھے مال و دولت کو جمع کرنے اور پھر اس کی چمک دمک میں بہہ جانے والا ہوتا ہے اور نہ ہی ہر وقت منع کی کیفیت میں ہوتا ہے بلکہ اسی دنیا میں رہتے ہوئے مادیت کو شکست فاش دے کر خدا کی محبت، روحانی پاکیزگی، باطن کی صفائی، نفس کی تہذیب، اخلاقی فضائل اور قرب الٰہی حاصل کرتا ہے۔ صوفی عام طور پر عبادت، درگزر، محبت، خدمت خلق اور درگزر کو اپنی زندگی کا حصہ بناتا ہے اور ہر چیز میں نہ صرف اللہ سبحانہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کو مقدم رکھتا ہے بلکہ اپنے اخلاق، علم اور محبت سے دوسروں کو بھی روحانی سکون کی طرف راغب کرتا دکھائی دیتا ہے۔ صوفی کا خدا رحمان و رحیم ہے اور وہ اس کی رحمانیت اور محبت کو سماجی اقدار بذریعہ عدل و انصاف زندگی کے ہر شعبے میں سمونے کی ترغیب دیتا ہے۔ صوفی ہر کوئی بن سکتا ہے لیکن اس کے لئے مخصوص رویہ، طرز زندگی اور روحانی تربیت ضروری ہوتی ہے۔ صوفی ازم کسی مخصوص قوم، خاندان یا طبقے تک محدود نہیں بلکہ یہ ایک طرز فکر اور عملی راستہ ہے جو ہر کوئی اپنا سکتا ہے مگر اس کے لئے نفس کی تطہیر، ذکر و عبادت، محبت و درگزر، عاجزی و انکساری، خدمت خلق، عشق حقیقی، علم تصوف، روحانی بیداری، صبر و تحمل اور انسانی دوستی ضروری ہے۔

پاکستان کی سرزمین صوفیائے کرام کی روحانی تعلیمات اور برکتوں سے مالا مال ہے۔ یہاں کئی عظیم صوفی بزرگ گزرے ہیں جو محبت، رواداری اور انسان دوستی کے پیامبر تھے۔ انہوں نے مختلف علاقوں میں رشد و ہدایت سے لاکھوں لوگوں کو راہ ہدایت دکھائی اور ان کے اخلاق اور تعلیمات سے متاثر ہو کر برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی ترویج و اشاعت میں اہم کردار ادا کیا۔ ان میں سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخشؒ، بابا فریدالدین گنج شکرؒ، حضرت لعل شہباز قلندرؒ، حضرت سلطان باہوؒ، حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ، حضرت سچل سرمستؒ، حضرت پیر مہر علی شاہؒ، حضرت خواجہ غلام فریدؒ شامل ہیں اسی طرح حضرت پیر پٹھانؒ، حضرت شاہ صدر الدینؒ، حضرت شاہ رکن عالمؒ، حضرت شاہ شمس تبریزؒ، حضرت بلھے شاہؒ اور بہت سے دوسرے صوفیائے کرام نے ہر دور میں بھٹکے ہوئے انسانوں کو راہ حق دکھائی۔ صوفیائے کرام کی تعلیم کا خلاصہ عفو، درگزر اور برداشت ہے۔ یہی ہمارے آج کے تمام مسائل کا حل ہے کہ ہم اپنی سوسائٹی میں صبر و تحمل اور برداشت کو فروغ دیں جو نہ صرف بین الاقوامی، قومی، انفرادی بلکہ ازدواجی زندگی میں بھی ہر مسئلہ کا قوی حل ہے۔

دعا گو: **پروفیسر ڈاکٹر اِعجاز رسُول نُورکا** چیف ایڈیٹر۔ دوآب
Email: chiefeditordoab@gmail.com
0300-6600301

پروفیسر ڈاکٹر مختار احمد

چیئر مین ہائیر ایجوکیشن کمیشن کا دوآب کیلئے خصوصی انٹرویو

چیئر مین ہائیر ایجوکیشن کمیشن پاکستان پروفیسر ڈاکٹر مختار احمد چار دہائیوں سے اعلیٰ تعلیم کے شعبے سے وابستہ ہیں۔ آپ نے تعلیمی اصلاحات کی تشکیل اور ان کے موثر نفاذ میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔آپ کی خدمات، تعلیمی معیار کو بہتر بنانے، یونیورسٹیوں کی مالی استطاعت میں اضافہ اور وفاقی وصوبائی حکومتوں کو اعلیٰ تعلیم کے فنڈنگ بڑھانے پر قائل کرنے جیسے اہم معاملات میں نمایاں رہی ہیں۔آپ جامعات کے بنیادی ڈھانچے کی ترقی،قومی و بین الاقوامی تعاون کے فروغ اور تعلیمی شعبے میں غیر قانونی سرگرمیوں کو روک تھام کے لئے بھی سرگرم رہے ہیں۔

آپ کا شاندار کیرئیر تدریس، تحقیق اور انتظامی تجربے سے بھرپور ہے اور پاکستان سمیت عالمی سطح پر اعلیٰ تعلیم کے سرکاری ونجی اداروں میں اہم خدمات انجام دے چکے ہیں۔آپ نے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے بیچلر اور ماسٹرز کی ڈگریاں حاصل کیں جبکہ یونیورسٹی آف کیلیفورنیا، ریورسائید(امریکہ) سے ماسٹرز ان بزنس ایڈمنسٹریشن اور پی ایچ ڈی مکمل کی۔حکومت پاکستان نے آپ کو اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں شاندار خدمات کے اعتراف میں متعدد سول ایوارڈ اور گزشتہ برس ہلال امتیاز سے نوازا۔اس کے علاوہ آپ کو دنیا بھر سے سینکڑوں اعزازات سے نوازا جا چکا ہے۔آپ اسلامی تعلیمی ، سائنسی اور ثقافتی تنظیم (ISESCO) رباط مراکو میں ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل کے طور پر خدمات انجام دے چکے ہیں۔آپ کی کوششوں سے عام آدمی کی یونیورسٹی تعلیم تک رسائی میں اضافہ، کوالٹی ایشورنس پالیسیوں کو مضبوط بنانا، انفراسٹرکچر کی ترقی اور قومی وبین الاقوامی سطح پر تعلیمی تعاون کو فروغ دینا اور کھیلوں کی ترویج وترقی شامل ہیں۔آپ کا قومی و بین الاقوامی سطح پر وسیع تجربہ تدریس، تحقیق، انتظامی اُمور، پالیسی کی ترقی ،تعلیمی تحقیق کو صنعت وتجارت سے جوڑنے، تعلیم میں کاروباری حکمت عملی متعارف کرانے اور تعلیمی ترقی کے جدید پروگراموں پر مشتمل ہے۔پروفیسر ڈاکٹر اعجاز رسول نور کا چیف ایڈیٹر ماہنامہ 'دوآب' یونیورسٹی آف سرگودھا کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں آپ نے اعلیٰ تعلیمی شعبے میں اپنی نمایاں کامیابیوں اور درپیش چیلنجز پر روشنی ڈالی۔

دوآب۔ایچ ای سی کے ابتدائی سالوں کے بارے میں بتائیں۔یونیورسٹی گرانٹس کمیشن سے ہائر ایجوکیشن کمیشن کا وجود کیسے عمل میں آیا اور اس کے کیا اہداف تھے؟

ڈاکٹر مختار احمد۔2001ء میں ورلڈ بینک نے پاکستان میں اعلیٰ تعلیم اور یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی صورتحال پر ایک رپورٹ شائع کی۔جس میں اس شعبے میں اصلاحات کی ضرورت پر زور دیا گیا۔حکومت نے اعلیٰ تعلیمی شعبے میں وسیع پیمانے پر تبدیلیاں لانے کا فیصلہ کیا اور تمام کلیدی اسٹیک ہولڈرز کو شامل کرتے ہوئے ایک نئی حکمت عملی مرتب کی۔جس کی روشنی میں 2002ء میں ایچ ای سی کا قیام عمل میں آیا۔ایچ ای سی کے تین بڑے اہداف دیئے گئے ۔۱۔اعلیٰ تعلیم تک رسائی میں اضافہ ۲۔تعلیم اور تحقیق کے معیار کو بہتر بنانا ۳۔اعلیٰ تعلیم کو ملک کی سماجی اور اقتصادی ضروریات سے ہم آہنگ کرنا۔اس وقت پاکستان میں 51 سرکاری اورنجی یونیورسٹیاں تھیں جبکہ آج یہ تعداد اب 265 ہو چکی ہے۔2002ء میں صرف 800 تحقیقی مقالے میں شائع ہوتے تھے لیکن اب یہ تعداد 38000 سے 40000 سالانہ تک پہنچ چکی ہے۔

دوآب۔ ہماری یونیورسٹیوں کی تعداد بڑھ کر 265 ہو چکی ہے اور تحقیقی مقالوں کی اشاعت میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ ایچ ای سی تعلیمی معیار کو کیسے یقینی بناتا ہے؟

ڈاکٹر مختار احمد۔ یہ ایک اچھا سوال ہے، ہمارا مقصد اسٹیک ہولڈرز کو اس بات پر قائل کرنا ہے کہ تعلیمی معیار کا براہ راست تعلق گورننس اور اصلاحات سے ہے۔اسی لئے ایچ ای سی نہ صرف تعلیمی پالیسیوں کو مضبوط کر رہا ہے بلکہ بہترین بین الاقوامی معیارات کے مطابق گورننس میں بہتری لا رہا ہے۔ ہم غیر معیاری اداروں کے خلاف کاروائی کرتے ہیں اور مسلسل معیار کی خلاف ورزی کرنے والی یونیورسٹیوں کو بند کرنے یا ان کے ڈگری پروگرام معطل کرنے جیسے سخت اقدامات بھی کر سکتے ہیں۔

دوآب۔آپ گزشتہ چار دہائیوں سے اعلیٰ تعلیمی شعبے کا حصہ رہے، آپ آنے والے دنوں میں کون سی بڑی تبدیلیاں اور چیلنجز دیکھ رہے ہیں۔

ڈاکٹر مختار احمد۔ پاکستان میں اعلیٰ تعلیم کے دو بڑے چیلنجز گورننس اور میعار ہیں۔2002ء میں ایچ ای سی کے قیام کے بعد ہم نے نمایاں بہتری دیکھی ہے۔ یونیورسٹیوں کی تعداد میں اضافہ، تحقیق کے منصوبے، تحقیقی مقالوں کی اشاعت۔لیکن اب بھی بہتری کی گنجائش موجود ہے، خاص طور پر تحقیق کے معیار کو مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔اس کے علاوہ ایک بڑا چیلنج وسائل کی کمی ہے۔ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ کوئی بھی ملک بغیر تعلیم کے ترقی نہیں

کرسکتا۔ پاکستان کا مستقبل روشن ہے بشرطیکہ ہم سب مل کر کام کریں۔

دوآب۔ ایچ ای سی کی انڈر گریجوایٹ اور گریجوایٹ پالیسیاں جامع دستاویزات کے طور پر سراہی جا رہی ہیں، یہ پالیسیاں اعلیٰ تعلیمی شعبے میں کیا تبدیلیاں لا رہی ہیں؟

ڈاکٹر مختار احمد۔ زیادہ تر یونیورسٹیاں دو سالہ بیچلر اور ماسٹر پروگرام پیش کر رہی تھیں جو بین الاقوامی معیارات کے مطابق نہیں تھے۔ تمام کلیدی اسٹیک ہولڈرز سے مشاورت کے بعد، انڈر گریجوایٹ ایجوکیشن پالیسی اس انداز میں تیار کی گئی ہے کہ کسی بھی مضمون میں ایک معیاری بیچلر پروگرام کے لئے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے۔ اس سے یہ بھی یقینی بنایا جاسکتا ہے کہ ہماری انڈر گریجوایٹ قابلیت معاشرتی ضروریات کو پورا کرتی ہیں اور بین الاقوامی معیار سے ہم آہنگ ہے۔ اسی طرح گریجویٹ ایجوکیشن پالیسی نے گریجوایٹ تعلیمی نظام میں پائی جانے والی کئی خامیوں کو ختم کر دیا ہے اور ایم ایس اور پی ایچ ڈی گریجوایٹس کے معیار کو یقینی بنانے کے لئے ایک جامع فریم ورک فراہم کیا ہے۔

دوآب۔ طلبہ اکثر شکایت کرتے ہیں کہ ڈگریز تصدیق کا عمل پیچیدہ اور وقت طلب ہے۔

ڈاکٹر مختار احمد۔ ڈگری کی تصدیق اور ویری فکیشن کا عمل نمایاں طور پر بہتر بنایا گیا ہے۔ ایچ ای سی کی ویب سائٹ پر مکمل معلومات موجود ہیں۔ اصل مسئلہ اس وقت آتا ہے جب امیدوار کی طرف سے نامکمل دستاویزات جمع کرائی جاتی ہیں یا ان میں کوئی غلطی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ بعض امیدوار جعلی اور غیر تسلیم شدہ اداروں کی جعلی ڈگریاں لے کر آتے ہیں جو مسائل پیدا کرتی ہیں۔ اس لئے طلبہ کو آگاہ ہونا چاہئے کہ ایسے فراڈ سے بچیں اور صرف وہی ادارے منتخب کریں جو ایچ ای سی کے قواعد وضوابط پر پورا اترتے ہیں۔

دوآب۔ جعلی اور غیر تسلیم شدہ اداروں کا مسئلہ انتہائی سنجیدہ ہے، اس حوالے سے ایچ ای سی نے کیا اقدامات کئے ہیں؟

ڈاکٹر مختار احمد۔ ایچ ای سی نے اس حوالے سے سخت پالیسی بنائی ہے، ہم یہ بات واضح کر چکے ہیں کہ اگر کوئی ادارہ تسلیم شدہ بھی ہو، تب بھی اس کے پروگرام کو متعلقہ پروفیشنل کونسل سے منظوری حاصل ہونی چاہئے۔ ہم نے تمام معلومات ایچ ای سی کی ویب سائٹ پر نمایاں طور پر شائع کی ہیں اور میڈیا کے ذریعے عوام کو آگاہ کرنے کے لئے مختلف پلیٹ فارمز پر بھی فراہم کی ہیں، ہم ہمیشہ طلبہ اور والدین کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ بی ایس، ایم ایس یا پی ایچ ڈی ڈگری کے لئے کسی بھی ادارے یا پروگرام کا انتخاب کرتے وقت انتہائی محتاط رہیں۔

دوآب۔ اعلیٰ تعلیم کے فروغ، معیاری تعلیم کی فراہمی، یونیورسٹیوں کے مسائل کے حل کے لئے آپ کی کیا پلاننگ ہے؟

ڈاکٹر مختار احمد۔ ہم ملکی معاشی صورتحال، مستقبل کے مسائل، ہائر ایجوکیشن سمیت دیگر شعبوں کو درپیش مسائل کے حل کے لئے تھنک ٹینک بنا رہے ہیں جو پالیسی دستاویزات بنا کر حکومت سمیت متعلقہ سٹیک ہولڈرز اور پارلیمنٹرین کو دیئے جائیں گے تاکہ ان پالیسی ڈاکیومنٹس کی روشنی میں مسائل کے حل کو یقینی بنایا جاسکے۔ پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں معیاری اور کوالٹی ایجوکیشن کی فراہمی کو سو فیصد یقینی بنانے کے لئے اقدامات کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن میں اصلاحات کا عمل جاری ہے اور ہم ڈیجیلائزیشن کی طرف بڑھ رہے ہیں اور آن لائن سسٹم کیا جا رہا ہے تاکہ ہیومن فیکٹر کا عمل دخل کم ہو اور ہر کوئی آزادانہ طور پر کام کر سکے۔ ہم ایفلیشین پالیسی، آن لائن ایجوکیشن پالیسی، مصنوعی ذہانت (AI)، ٹیکنالوجی اور سسٹم اپروج کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

دوآب۔ آپ کی مسائل کے حل کوالٹی ایجوکیشن اور گورننس پر مضبوط گرفت ہے شائد اسی وجہ سے حکومت وقت نے آپ کو تیسری مرتبہ چیئرمین ایچ ای سی مقرر کیا ہے

ڈاکٹر مختار احمد۔ میری والدہ کی دعائیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تیسری بار بطور چیئرمین ہائر ایجوکیشن کمیشن وطن عزیز کی خدمت کرنے کا موقع فراہم کیا ہے اور وزیراعظم شہباز شریف نے جس اعتماد کا اظہار کیا ہے اس پر ان کا مشکور ہوں۔

دوآب۔ کھیلوں کے بارے میں آپ کی کیا پلیسی ہے۔

ڈاکٹر مختار احمد۔ ایک صحت مند دماغ کے لئے صحت مند جسم کا ہونا ضروری ہے۔ ہمارے نوجوانوں کو کھیلوں میں حصہ لینا چاہئے ہم نے طلباء کے لئے کئی اسپورٹس سہولیات فراہم کی ہیں تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں کو نکھار سکیں۔ ایچ ای سی مختلف کھیلوں میں بین الیونیورسٹی چیمپئن شپ کا انعقاد کرتا ہے۔ گزشتہ سال یونیورسٹی کھلاڑیوں نے 32 گولڈ، 56 سلور اور 145 برونز میڈلز جیتے جو مختلف بین الاقوامی مقابلوں میں حاصل کئے گئے۔

گندم کی کاشت۔(گزشتہ سے پیوستہ)

ڈاکٹر جاوید احمد، ڈائریکٹر گندم پنجاب، ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد

گندم کی بیماریاں اور انسداد

نام بیماری	وجہ بیماری	علامات	انسداد
کُنگی (Rust)	اس کی وجہ پھپھوندی ہے۔ پنجاب میں دو قسم کی کُنگی حملہ آور ہوتی ہے۔ ۱۔زرد کُنگی ۲۔بھوری کُنگی کُنگی کے جراثیم ہوا کے ذریعے پھیلتے ہیں اور قوت مدافعت نہ رکھنے والی اقسام کو متاثر کرتے ہیں	موسم سرما میں بارشیں اس بیماری کے پھیلنے میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔ زرد کُنگی میں زرد رنگ کے چھوٹے چھوٹے دھبے متوازی قطاروں میں یا لائنوں میں صف بستہ ہوتے ہیں۔ بھوری کنگی میں بھورے رنگ کے دھبے بے ترتیب اور منتشر ہوتے ہیں جس کی وجہ سے پتوں کے اوپر بھورے رنگ کا رنگ نما پاؤڈر دکھائی دیتا ہے۔ یاد رکھیں صرف پتوں کا رنگ کُنگی کی علامت نہیں ہے۔	❀ کُنگی کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی سفارش کردہ اقسام کاشت کریں۔ ❀ زیادہ رقبہ پر ایک قسم کی بجائے تین چار اقسام کاشت کریں۔ ❀ فصل کی کاشت نومبر میں کریں کیونکہ اس پر کُنگی کا حملہ پچھتی فصل کی نسبت کم ہوتا ہے۔ ❀ غیر ضروری طور پر آبپاشی اور زیادہ شرح بیج سے اجتناب کریں۔ ❀ نائٹروجنی کھادوں کا سفارش کردہ مقدار سے زیادہ استعمال نہ کریں۔ ❀ فصل کی قوت مدافعت بڑھانے کے لئے پوٹاش کھاد استعمال کریں
گندم کی جزوی کانگیاری کرنال بنٹ (Karnal Bunt)	اس بیماری کی وجہ ایک پھپھوندی (Tilletia indica) ہے۔ اس کے جراثیم متاثرہ بیج اور متاثرہ کھیت میں ہوتے ہیں۔	اس میں پودے کے چند شگوفے بیمار ہوتے ہیں۔ بقیہ چند سٹے اور ہر سٹے میں چند دانے بیماری کے حملہ کا شکار ہوتے ہیں۔ بیماری کا حملہ سٹے نمودار ہونے پر ہوتا ہے۔ بیج کا کچھ حصہ پھپھوندی سے متاثر ہو کر سیاہ پاؤڈر بن جاتا ہے اور باقی حصہ میں Scrach محفوظ رہتا ہے۔	❀ قوت مدافعت رکھنے والی اقسام کاشت کریں۔ ❀ بیج کو سفارش کردہ پھپھوندی کُش زہر لگا کر کاشت کریں۔ ❀ متاثرہ فصل کا بیج ہرگز استعمال نہ کریں۔ ❀ فصلوں کا ادل بدل کریں۔
گندم کی کھلی کانگیاری (Loose Smut)	یہ بیماری ایک قسم کی پھپھوندی کی وجہ سے ہوتی ہے جس کا نام (Ustilago tritici) ہے۔ یہ بیماری متاثرہ بیج سے پیدا ہوتی ہے اور سٹہ بننے کے دوران ظاہر ہوتی ہے۔	یہ بیماری سیاہ سفوفی سٹوں کی صورت میں نمودار ہوتی ہے۔ سیاہ رنگ کا یہ سفوف جو کہ دانوں کی جگہ بیمار خوشوں میں نظر آتا ہے دراصل بیماری پیدا کرنے والی پھپھوندی کے اثمار ہیں۔ ہوا کے ذریعے یہ اثمار خوشوں سے اُڑ کر تندرست پودوں کی نوخیز بالیوں پر گر جاتے ہیں۔ بیماری دانے کے اندر موجود رہتی ہے۔ آئندہ سال یہ دانے بیج کے طور پر استعمال کرنے سے بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ بیماری سارے پنجاب میں حملہ آور ہوتی ہے البتہ بارانی علاقوں میں اس کا حملہ زیادہ ہوتا ہے۔	❀ بیج تندرست فصل سے رکھیں۔ ❀ مئی، جون میں بیج کو دھوپ میں اچھی طرح سکھا کر آئندہ فصل کے لئے محفوظ کر لیں۔ ❀ بیج کو سفارش کردہ پھوندی کُش زہر لگا کر کاشت کریں۔ ❀ بیمار پودے اُکھاڑ کر تلف کر دیں۔
گندم کا اکھیڑا (Foot Rot)	یہ مرض بھی پھپھوندی Fusarium Sp کی وجہ ہوتی ہے۔	یہ بیماری بیج کاشت کرنے سے یا زمین میں بیماری پیدا کرنے والی پھپھوندی کی موجودگی سے پھیلتی ہے۔ یہ مرض پودوں پر دو دفعہ حملہ آور ہوتا ہے۔ پہلا حملہ نوزائدہ پودوں پر اور دوسرا جوان پودوں پر۔۔۔ پہلی صورت میں روئیدگی بہت کم ہوتی ہے۔ دوسرا حملہ فروری سے مارچ میں ہوتا ہے۔ اس وقت متاثرہ پودے مرتے نہیں لیکن بالیاں یا تو بالکل دانون سے محروم ہو جاتی ہیں یا دانے چھوٹے رہ جاتے ہیں۔	❀ فصل کے خس و خاشاک اکٹھے کر کے تلف کر دیں۔ ❀ بیج تندرست استعمال کریں۔ ❀ محکمہ کی سفارش کردہ اقسام کا تصدیق شدہ بیج کاشت کریں۔ ❀ بیج کو سفارش کردہ پھپھوندی کش زہر لگا کر کاشت کریں۔ ❀ جہاں بیماری کا خطرہ ہو وہاں اگیتی کاشت نہ کریں۔ ❀ خشک زمین میں بوائی کر کے فوراً پانی لگانے سے بیماری کم ہو جاتی ہے
گندم کی سفوفی پھپھوندی (Powdery Dew)	یہ بیماری ایک قسم کی پھپھوندی کی وجہ سے ہوتی ہے جس نام Erysiphe graminis ہے۔ یہ بیماری ہوا کے ذریعہ سے پھیلتی ہے۔	یہ بیماری گندم کے پودے کے زمین سے باہر والے تمام حصوں پر حملہ آور ہو سکتی ہے لیکن عام طور پر پتوں کے اُوپر والی سطح پر سفید سفوفی دھبوں کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ پتے کا حملہ شدہ حصہ دوسری طرف سے بھورا یا گہرے بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔ دانے چُڑمُڑ ہو کر باریک رہ جاتے ہیں اور پیداوار میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ ٹھنڈ، ابر آلود اور ہوا میں نمی کا تناسب زیادہ اس کے لئے ساز گار ہیں۔	❀ اس بیماری کے تدارک کے لئے قوت مدافعت رکھنے والی منظور شدہ اقسام ہی کاشت کریں۔ ❀ اس بیماری کے حملے کی صورت میں محکمے کا منظور شدہ زہر سپرے کریں۔

مندرجہ بالا کے علاوہ دیگر بیماریاں یعنی پتوں کا جھلساؤ، برگی کانگیاری اور گندم کی ممنی بھی فصل پر حملہ آور ہو سکتی ہے۔ بیج کو سفارش کردہ پھپھوندی کُش زہر لگا کر کاشت کرنے سے اور دیگر سفارشات پر عمل کر کے فصل کو ان امراض سے بچایا جا سکتا ہے۔

سرگودھا یونیورسٹی ایلومینائی گالا ڈنر 2025

یونیورسٹی آف سرگودھا کے زیر اہتمام اپنی نوعیت کے پہلے یونیورسٹی ایلومینائی گالا ڈنر 2025ء کا انعقاد کیا گیا۔ ادارے کے قیام سے اب تک 96 سالہ تاریخ میں پہلی بار ایلومینائی گالا کا انعقاد کیا گیا ہے جس میں سابق طالب علموں نے بھرپور شرکت کی۔ ایلومینائی گالا ڈنر میں وطن عزیز کی نامور شخصیات و سابق طالب علموں بشمول معروف صحافی واینکر سہیل وڑائچ، حبیب اکرم، سلیم رانجھا، معروف سیاسی و سماجی رہنماء میاں سبحان یامین، سیکرٹری جم خانہ عثمان وڑائچ، معروف تاجر اور صدر چیمبر آف کامرس خواجہ یاسر قیوم، ماہر تعلیم عرفان اکبر چوہدری، معروف تاجر عبداللہ ممتاز، ساجد تارڑ، شعیب احمد بسراء، یونیورسٹی رجسٹرار وقار احمد، کنٹرولر امتحانات ڈاکٹر ریحانہ الیاس، چیئرمین ہال کونسل پروفیسر ڈاکٹر عامر علی، ڈین فیکلٹی آف کمپیوٹنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی پروفیسر ڈاکٹر محمد الیاس، سٹیشن مینجر اے پی پی سرگودھا مخدوم شاہ لطیف اور بہت سے دیگر مہمانوں نے شرکت کی۔

بھنڈی توری پر جدید تحقیق

ڈاکٹر اکرام الحق، محمد جعفر علی
(ڈیپارٹمنٹ آف پلانٹ بریڈنگ اینڈ جنیٹکس یونیورسٹی آف سرگودھا)

بھنڈی ایک مقبول سبزی ہے جسے اس کے سبز اور نرم پھلوں کی پیداوار کے لئے اُگایا جاتا ہے جو مختلف کھانوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ یہ وٹامنز، کیلشیم اور معدنیات سے بھر پور ہوتی ہے۔ یہ تحقیق سرگودھا یونیورسٹی ایگریکلچر کالج کے ڈیپارٹمنٹ پلانٹ بریڈنگ اینڈ جنیٹکس میں کی گئی۔ اس تحقیق میں مختلف زرعی خصوصیات کی حامل بھنڈی توری کی مختلف اقسام کو دو موسموں میں 2023 اور 2024 کے دوران جانچا گیا اور 14 خصوصیات کا جائزہ لیا گیا جن میں پودے کی اونچائی بنیادی شاخوں کی تعداد اور پھل کی خصوصیات کا پیداوار کے ساتھ مثبت تعلق تھا۔ بالواسطہ تجزیے نے بھی ان خصوصیات کے پیداوار پر براہ راست مثبت تعلق کو تقویت دی اور بھنڈی کی افزائش میں ان کی اہمیت کو واضح کیا۔ پہلے پھول کھلنے اور کمرشل کٹائی کے دنوں کا پیداوار کے ساتھ منفی تعلق پایا گیا، جو ابتدائی پکنے والے اقسام میں وٹامنز کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ نتائج نے یہ بھی واضح کیا کہ کچھ پیداواری خصوصیات مختلف سالوں کے دوران مستحکم رہتی ہیں جو مستقل کارکردگی والی اقسام کی انتخاب کی صلاحیت کی نشاندہی کرتی ہیں مثلاً اقسام C18,C2,C4,C28,C23,C36,C6,C30, C27 اور C45 افزائش کے لئے اعلیٰ پیداوار والی بھنڈی کی اقسام میں امید افزا خصوصیات کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہ تحقیق پودے کی اونچائی، بنیادی شاخوں کی تعداد اور پھل کی خصوصیات کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں تاکہ ایسی اقسام تیار کی جاسکیں جو زیادہ پیداوار کی صلاحیت رکھتی ہوں۔

ڈھکی کھجور۔۔خوشحالی کی ضامن

وحید مارشل ڈیرہ اسماعیل خان

پاکستان کا تقریباً 189 لاکھ ہیکٹر رقبہ کلر زدہ اور غیر آباد ہے اگر ہم کھجور کو ان کلر زدہ زمینوں میں لگادیں تو پاکستان کے لئے بہت زیادہ زرمبادلہ کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ پاکستان میں 75 ہزار ہیکٹر رقبہ پر کھجور کے باغات موجود ہیں جن کی 650000 میٹرک ٹن پیداوار ہے۔ پاکستان دنیا میں سب سے زیادہ کھجور پیدا کرنے کے ممالک میں پانچویں نمبر پر ہے اور کھجور ایکسپورٹ کرنے والے ممالک کی فہرست میں چھٹے نمبر ہے۔ دنیا بھر میں 3000 کھجور کی اقسام (ورائٹی) پائی جاتی ہے جن میں سے 300 کے قریب پاکستان میں موجود ہیں۔ آج میں پاکستان خیبر پختونخواہ کی مشہور ڈھکی کھجور کے بارے میں معلومات فراہم کروں گا۔ یہ صوبہ خیبر پختونخواہ کے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے میرے آبائی گاؤں ڈھکی میں پائی جاتی ہیں اور پورے ملک میں پھیل رہی ہے۔

پیداوار اور منافع۔ یہ ورائٹی دنیا کی تیسری سب سے موٹی (بلحاظ حجم) ورائٹی مانی جاتی ہے جس کا سب سے زیادہ وزن موٹائی اور لمبائی ہے۔ یہ فی درخت 180 سے 260 کلو تک پھل دیتی ہے اور ایک کلو 600 سے 800 روپے تک مارکیٹ میں فروخت ہوتا ہے اور وہ بھی صرف سیزن میں فی کلو 800 سے کم نہیں ملتا۔ اس کا چھوارہ یا ڈھائی انچا دنیا میں مشہور ہے۔ زیادہ تر مڈل ایسٹ کو ایکسپورٹ ہوتا ہے۔ ڈھکی کھجور سے نر چھوارہ سائز کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈالر کے ساتھ چھوارہ کا ریٹ بھی بڑھتا ہے اور سیزن سے قبل ہی اس کی بکنگ ہوجاتی ہے اور اس کا ریٹ ہر سال بڑھتا چلا جارہا ہے۔

آب وہوا اور زمین۔ یہ گرم اور معتدل علاقے کا پودا ہے۔ یہ 3 سے 50 سینٹی گریڈ تک برداشت رکھتا ہے۔ یہ پتھریلی زمین کے علاوہ ہر قسم کی زمین میں لگا سکتے ہیں۔

کاشت۔ کھجور کی کاشت کے لئے چھوٹا Sucker کھجور کا درخت اپنے ساتھ جڑوں کیساتھ اور تنے مزید پودے بھی دیتا ہے جن کی تعداد 20 سے 25 تک چلی جاتی ہے۔ جنہیں درخت سے ڈائریکٹ جدا کر کے کاشت کیا جاتا ہے۔ اسے کاشت کرنے کا موسم 15 فروری سے 15 ستمبر تک ہے جبکہ اسی چھوٹے پودے کو اگر Sucker پودا 75x75x75 لمبے چوڑے اور گہرے گڑھے میں لگایا جائے تو اسے نرسری والا یا دوبی والا یا Sucker سے جدا کر کے نرسری میں لگا دیا جائے اور 2 سے 3 یا 4 سال کے لئے لگایا جاتا ہے۔ اسے گاچی والا پودا کہتے ہیں جو کہ کسٹمر یا کسان کو مٹی کے ساتھ نکال کر دیا جاتا ہے۔ جس مٹی میں پودے نے جڑیں چھوڑی ہوتی ہیں اور اس پودے کی شرح افزائش 99 فیصد ہوتی ہے اس کی کاشت سارا سال کی جاسکتی ہے۔

کھجور کا باغ مربع شکل میں لگایا جاتا ہے جس میں پودے سے پودے کا فاصلہ 20 فٹ آئیڈیل ہے اور ایکڑ میں 108 پودا لگتا ہے جبکہ ہمارے اپنے علاقے میں رقبہ کم ہونے کی وجہ سے 10x10 فاصلہ سے پودے لگائے جاتے ہیں۔

نگہداشت۔ پہلے سال متواتر پانی دیتے رہیں اور جب ہودا بڑا ہوجائے تو 30 دن بعد تک بھی پانی دے سکتے ہیں۔

کیڑے مکوڑے اور بیماریاں۔ تنے کے بورر اور سکیل جو کہ پتوں سے رس چوستا ہے اور سرخ تڈی ان سے تدارک کے لئے کاربوفوران اور سائپر میتھلین استعمال ہوتے ہیں

اور اگر پودے کی حالت خراب ہو تو کاٹن کی کوئی اچھی اسپرے جو معیاری کمپنی کی ہو استعمال کر سکتے ہیں۔ جبکہ پاکستان میں کھجور پر کوئی خاص بیماری اب تک نظر نہیں آئی۔

کھادوں کا استعمال۔ پھول بننے سے 15,20 دن پہلے دی جاتی ہے۔ یوریا اور 1 یا 5..1 کلو ایس ایس پی کھاد رخت کی عمر اور ضرورت کے مطابق لگائی جاتی ہے۔ عموماً 30 سے 40 کلو دیسی کھاد 2 کلو ویسٹڈ ہمارے ہاں درختوں کو الگ کھاد دینے کا رواج نہیں۔ وہی کھاد جو ہم کھجور کے درختوں نیچے اُگائی گئی فصلوں یا چارہ جات کو دیتے ہیں درختوں کے لئے بھی کافی ہوتی ہے۔

نوٹ۔ چھوٹا پودا 4 سے 5 سالوں میں پھل دینا شروع کر دیتا ہے جبکہ نرسری والا پودا جلد پھل دیتا ہے اگر نرسری والا 4 سالہ پودا ہے تو اگلے سال پھل دے گا اور اس درخت کی 100 سال سے زیادہ عمر ہوتی ہے۔ کھجور کے پودے نر اور مادہ الگ الگ ہوتے ہیں۔ مگر پولی نیشن مینول کی جاتی ہے لہذا نر پودا باغ میں بھی لگا سکتے ہیں اور علیحدہ بھی سائیڈوں پر۔ نر کے ساتھ ہمیشہ نر پودے پیدا ہوں گے اور فی میل کیساتھ ہمیشہ مادہ پودے پیدا ہوں گے۔

گندم کا سولر پینل

عبداللہ حفیظ، بی ایس سی (آنرز)
کالج آف ایگریکلچر، یونیورسٹی آف سرگودھا

گندم کی فصل جب 60 دن کی ہو جاتی ہے تو ناڑ بن جاتی ہے۔ اگر ناڑ کی سب سے اوپر والی گانٹھ کو احتیاط سے کھولا جائے تو آپ کو ایک ننھا سٹہ نظر آئے گا۔ 20 سے 25 دن تک یہ سٹہ تنے کے اندر ہی رہتا ہے اور تنا پھولا ہوا محسوس ہوتا ہے یہ دورانیہ گوبھ کہلاتا ہے۔ وہ پتا جس میں یہ سٹہ لپٹا ہوا ہوتا ہے فلیگ لیف یا سٹے والا پتہ کہلاتا ہے۔ چوتھے نوڈ پر نکلنے والا یہ آخری پتہ ہوتا ہے۔ فلیگ لیف کے نیچے سٹہ ہوتا ہے۔ فلیگ لیف ہی 50 سے 70 فیصد بننے والے دانوں کی بھرائی کرتا ہے۔ اسی لیے فلیگ لیف بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے، فلیگ لیف گندم کی فصل کا سولر پینل کہلاتا ہے۔ گندم کے پودے میں 40 فیصد سے زیادہ فوٹو سینتھسز کا عمل اس ایک پتے میں ہوتا ہے۔ فلیگ لیف زیادہ چوڑا ہوتا ہے اور سب سے اوپر ہونے کی وجہ سے سورج کے سامنے ہوتا تو اس پتے پر سورج کی روشنی زیادہ پڑتی ہے اور پتے میں موجود سبز مادہ یعنی کلوروفل اور کاربن ڈائی آکسائیڈ سے مل کر پودا خوراک یعنی گلوکوز بناتا ہے اور یہ خوراک دانوں کی بھرائی کے لئے استعمال ہوتی ہے اس لئے دانوں کی بھرائی کے لئے فلیگ لیف کا صحتمند ہونا بہت ضروری ہے۔ فلیگ لیف کا دو طرح سے صحت مند ہونا ضروری ہے پہلا تو یہ کہ بیماری سے پاک ہونا جیسا کہ رسٹ وغیرہ۔ اور دوسرا پتے کا بھرپور چوڑا اور گہرا سبز ہونا یعنی صحت مند ہونا جو کہ فصل کو دی گئی خوراک پر منحصر ہونا ہے۔ یوریا کی کمی سے اس کا رنگ ہلکا سبز ہوگا۔ گہرے سبز پتے میں بھرپور کلوروفل ہوتا ہے جو کہ خوراک بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔

ناصر کاظمی

یوم وفات 2 مارچ 1972ء

وقت اچھا بھی آئے گا ناصر
غم نہ کر زندگی پڑی ہے ابھی

کچھ تو نازک مزاج ہیں ہم بھی
اور یہ چوٹ بھی نئی ہے ابھی

شور برپا ہے خانۂ دل میں
کوئی دیوار سی گری ہے ابھی

بھری دنیا میں جی نہیں لگتا
جانے کس چیز کی کمی ہے ابھی

تو شریک سخن نہیں ہے تو کیا
ہم سخن تیری خامشی ہے ابھی

یاد کے بے نشاں جزیروں سے
تیری آواز آ رہی ہے ابھی

شہر کی بے چراغ گلیوں میں
زندگی تجھ کو ڈھونڈتی ہے ابھی

سو گئے لوگ اس حویلی کے
ایک کھڑکی مگر کھلی ہے ابھی

تم تو یارو ابھی سے اٹھ بیٹھے
شہر میں رات جاگتی ہے ابھی

وقت اچھا بھی آئے گا ناصر
غم نہ کر زندگی پڑی ہے ابھی

TARA SEEDS | ICS SEEDS

بھرپور پیداواری صلاحیت کے حامل ہائبرڈ بیج

تمام تارا زرعی مراکز پر دستیاب ہے

UAN:+92-42-111-22-33-88

Web: www.taragroup.com.pk

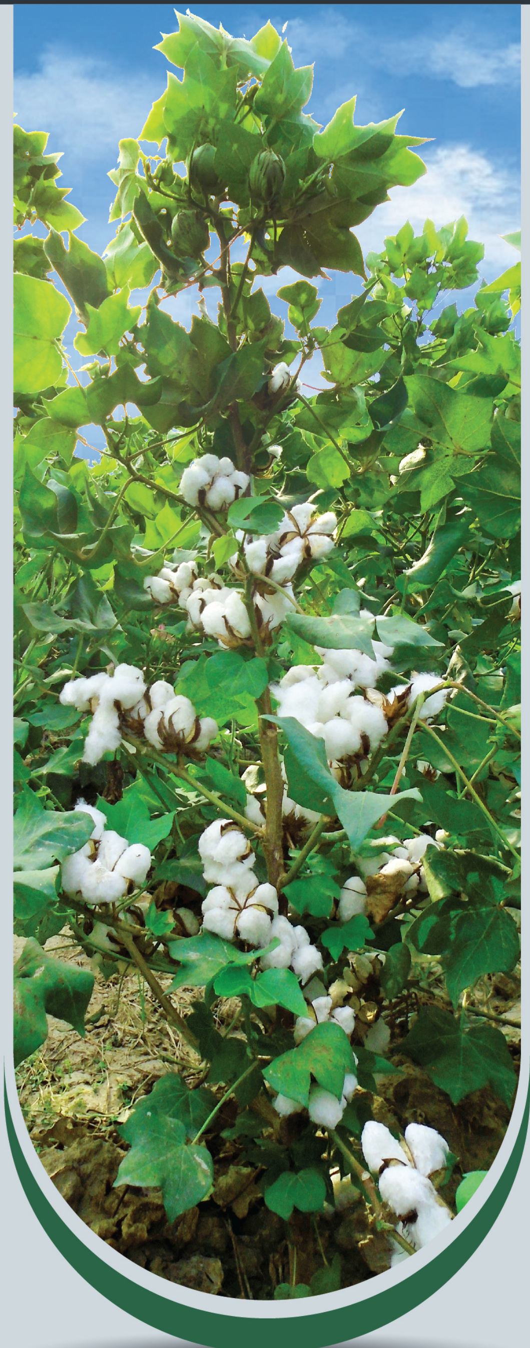

TARA SEEDS | ICS SEEDS

ٹرپل جین ورائٹی

ICS-386

PREMIUM QUALITY

خصوصیات

- کپاس کی نئی بہترین ٹرپل جین ورائٹی
- کپاس کی تمام سُنڈیوں خاص طور پر گُلابی سُنڈی کے خلاف قوت مزاحمت
- گلائیفوسیٹ سپرے کے خلاف قوت مزاحمت۔ جڑی بوٹیوں کا آسان تدارک
- جھاڑدار قد آور پودا
- پتہ مروڑ وائرس کے خلاف بہترین قوت مدافعت
- گرمی اور موسمی حالات کو برداشت کرنے کی بہترین قوت مدافعت
- اگیتی اور موسمی کاشت کے لیے انتہائی موزوں قسم
- بہترین پیداواری صلاحیت (70 تا 80 من فی ایکڑ)

Tara Group

UAN:+92-42-111-22-33-88

Web: www.taragroup.com.pk

ماہنامہ دوآب

ISSN : 2306 - 6563
VOLUME 10 | ISSUE 03 | MARCH 2025

غازی یونیورسٹی ڈیرہ غازی خان میں